بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرن چوہدری نے یہ ناول (محبت فرض ہے تم پہ) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاہے۔اس ناول (محبت فرض ہے تم پہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرا میگزین

"تم مجھے کیوں بچا رہی ہو۔"

وہ آج پھر وہ سوال لیے اسکے سامنے تھا۔

"تم پاگل ہو، مجھے بھی کر دو گے۔"

رشی چڑ کے بولی۔

وہ ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں گھسائے اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

"اگر دھوکہ دیا تو جان سے مار دوں گا۔"

اریش بے لچک لہجے میں بولا۔

"ارمان تمہیں مار دے گا۔"

وہ کھانا بناتے ہوئے ہنسی تھی۔

"پھر مجھے اب ہی مرنے کو چھوڑ دو۔"

اریش سنجیدہ ہوا۔

"مزاق کر رہی ہوں۔"۔

رشی نے اسے بغور دیکھا۔

"میں تمہارا نیو آئی ڈی کارڈ بنوا لائی ہوں، اور بیگ میں فنگر پرنٹ پیپر پڑا ہے لگا لو۔"

رشی مصروف سی بولی۔

"وجہ۔۔۔۔؟"

وہ پیاز کے اوپر چھریاں چلانے لگا۔

New Era Magazine

"ہم دو دن تک گھر جائیں گے۔"

رشی خوشی سے بولی۔

"کیوں۔؟"

اریش نے اچنبھے سے دیکھا۔

"بہت سوال کرتے ہو۔"

رشی خفگی سے بولی۔

"بتاؤ بھی۔"۔

وہ چھری شیلف پر پھینکتے بولا۔

"کیونکہ میں چاہتی ہوں، تم نارمل زندگی جیو۔"

رشی نے اپنائیت سے کہا۔

"میری زندگی کے فیصلے مما نے بھی نہیں کیے سمجھی۔"۔

وہ خائف لگ رہا تھا۔

"لیکن میں کروں گی۔"

رشی بضد ہوئی۔

"کیوں۔؟"

اریش نے ابرو اچکائے۔

"کیونکہ مجھے بھائی پر رعب جمانے کا پورا حق ہے۔"

وہ پاستہ ڈش میں نکالتے ہوئے بولی۔

اریش ناچاہتے ہوئے اس کے انداز پہ مسکرا دیا۔

"دو مجھے آسان زندگی، میرا کام آسان ہو جائے گا۔"

اریش نے طنزاً سوچا۔

"مجھے دولت چاہیے، بے تحاشا دولت، دنیا کا سب سے دولت مند انسان بننے کے لیے، اسکے لیے پاکستان پورا بھی قتل کرنا پڑے میں کروں گا۔"

وہ سوچ رہا تھا۔

"ایسے کیوں گھور رہے ہو۔؟"

رشی نے چھوٹا ٹیبل رکھا اس پر پاستے والی ڈش اور دو پلیٹ اور گلاس رکھے اور اسے بلایا۔

وہ مسکراتا ہوا چلا آیا۔

"بابا تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہونگے۔"

وہ خوشی سے چہکی۔

اریش کو اس پہ ترس آیا۔

"تم فضول میں غداری کر رہی ہو، اریش کے ارادے بدلنا آسان نہیں ہے۔"

وہ افسوس سے سوچ سکا۔

"بابا کو دیکھے پورے پانچ ماہ ہو گیے ہیں۔"

وہ اداس ہونے لگی تھی۔

New Era Magazine

"اب دیکھ لینا، امتالنسا بھی آئے گی۔"

اریش نے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔بلاؤں گی۔"

رشی نے استفسار کیا۔

"بابا بہت خوش ہونگے، انہیں سکون مل جائے گا اور انکو سکون میں دیکھ کر مجھے بھی۔"

رشی مسکرا رہی تھی۔

"کاش امت النسا بھی تمہاری طرح ہوتی۔"

اریش دکھ سے بولا۔

"تم دونوں اتنے کرخت کیوں ہو۔؟"

رشی نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"بابا کی کمی اور زمانے کی باتوں نے ہمیں کرخت بنا دیا۔"

وہ لب بھینچے بولا۔

"امت النسا شروع سے ہی ریزرو قسم کی ہے، نا اسکی کوئی دوست تھی نا وہ کسی سے بات کرتی تھی۔"

اریش بتا رہا تھا۔

رشی کو افسوس نے آگھیرا۔

"کاش تم لوگ پہلے ہمیں مل جاتے۔"

New Era Magazine

رشی اداس ہو گئی۔

''ہم مل کر کھیلتے شرارتیں کرتے۔''

رشی ہنستی ہوئی بولی۔

''جب میں رشی سے پہلی بار ملی تھی، مجھے سائیکو لگی تھی۔''

رشی نے پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

اریش ہنس دیا۔

''مجھے پتہ ہے، اچھی خاصی لڑائی تھی، تم دونوں کی۔''

اریش کھاتے ہوئے بولا۔

''تمھیں کیسے پتا۔؟''

رشی تحیر سے بولی۔

''میں کیٹ کی حرکتوں سے باخبر رہتا ہوں۔''

وہ ہنسا تھا۔

''اس سے باخبر بھی رہتے ہو، اور نفرت بھی کرتے ہو۔۔۔؟''

رشی کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے بولی۔

''نفرت تو ازلی ہے، اور باخبر اسلیے رہتا ہوں، کب اسے نیچا دکھا سکوں۔''

اریش نفرت سے بولا۔

''اس نفرت کو ختم کر دو پلیز۔''

New Era Magazine

رشی نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

''نہیں کر سکتا۔''

اریش نے نرمی سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔

''مرد کا ظرف بہت بڑا ہوتا ہے۔''

رشی نے اسے دیکھا۔

''ٹھیک ہے کوشش کروں گا۔''

اریش نے گویا جان چھڑائی۔

''ایک کپ چائے ملے گی۔''

اریش نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

''ٹھیک ہے۔''

رشی مسکراتے ہوئے اٹھی۔

چائے کے دو بھاپ اڑاتے کپ لیے وہ اسی ٹیبل پر آ بیٹھی۔

خاموشی سے چائے پی ئے وہ گھر سے نکل گئی۔

''آپ سے کچھ بات کرنی ہے، اس ایڈریس پر پہنچ جائیں۔''

میجر کیٹ کو میسیج ملا۔

میجر کیٹ نے اچنبھے سے میسیج دیکھا۔

"کیوں۔۔۔؟"

میجر کیٹ نے رپلائے کیا۔

"اگر اپنے بابا کو دیکھنا چاہتی ہو تو آجاؤ۔"

ٹیکسٹ ملا تو وہ حیرت سے دوچند ہو گئی۔

"میری اتنی انفارمیشن ہے اسکے پاس تو چل کے دیکھنا چاہیے۔"

میجر کیٹ نے موبائل ٹیبل پر رکھا اور تیاری کرنے لگی۔

❤❤❤

"سر ہم بلکل ٹھیک جا رہے ہیں۔"

میجر ارمان نے کہا۔

"یہ مشن بہت ہی ٹیڑھا نکلا۔"

میجر ارمان نے آفس پر نظر دوڑائی۔

شروع سے اب تک کا ہر لمحہ اسکے ذہن میں چلنے لگا۔

"وہ ضرور کچھ نا کچھ کرے گا۔"

میجر حارب نے اسکی لوکیشن دیکھی۔

"آپ مجھے بتا سکتے تھے، میری بیوی زندہ ہے۔"

میجر ارمان خفگی سے بولے۔

"آرڈرز نہیں تھے۔"

New Era Magazine

میجر حارب نے صفائی دی۔

"بہت کٹھن لمحے تھے وہ۔"

میجر ارمان نے سکرین سے نظریں ہٹائیں۔

"ایم سوری میجر۔"

میجر حارب شرمندہ لگ رہے تھے۔

وہ جنگل کے بیچ و بیچ سیکرٹ آفس میں مشن کے بیک پر تھے۔

"اٹس اوکے یار۔"

میجر ارمان مسکرائے۔

"اس مشن کے بعد انہیں کیپٹن کا عہدہ مل جائے گا۔"

میجر حارب نے رخ موڑ کے مصروف سے میجر ارمان کو دیکھا۔

"انہیں میجر بننے کا بہت شوق ہے، جتنی محنت اور لگن سے کام کر رہیں ان شااللہ بن جائیں گی۔"

میجر ارمان پر خلوص لہجے میں بولے۔

"کرنل سر اس بات سے خفا ہوتے ہیں، وہ آپ کی کمزوری بن رہی ہیں۔"

میجر حارب نے سکرین پر رینگتے نقطوں کو دیکھا۔

"جن سے محبت ہو جائے حارب وہ کمزوری بن ہی جاتے ہیں۔"

میجر ارمان نے اعتراف کیا۔

"آپ واقعی ان سے اتنی محبت کرتے ہیں۔"

میجر حارب کی آنکھیں تحیر سے پھیلیں۔

"بہت۔"

میجر ارمان نم آنکھوں سے بولے۔

"شادی کے کچھ ہی دنوں بعد ہم نے آرمی جوائن کرلی تھی، بہت کم وقت گزارا ہے ساتھ۔"

میجر ارمان نے تیسرے نقطے کو پہلے دونوں نقطوں کے قریب پہنچتے دیکھا۔

"میجر کیٹ جا رہی ہیں۔"

میجر حارب نے سبز رنگ نقطے کو دیکھا۔

سکرین پر لوکیشن میپ کھلا ہوا تھا، جس پر تین شخصیات کی لوکیشن ٹریس ہو رہی تھی۔

"مشن کا پلان بی انہوں نے ہی سرانجام دیا۔"

میجر حارب نے میپ کو مزید زوم کیا۔

"مجھے امید نہیں تھی، مشن اس نوعیت پر چلا جائے گا۔"

ارمان پریشان ہوا تھا۔

"مطلب۔"

میجر حارب نے سوالیہ انداز میں انکی طرف دیکھا۔

"مشن کی کامیابی پر بھی رشی کا نقصان ہوگا۔"

وہ دکھی ہوگئے۔

New Era Magazine

"میجر حارب خاموش ہو گئے۔

❤❤❤

"کب تک خوشخبری سنا رہے ہو۔"

مائکروفون میں گھمبیر آواز گونجی۔

"بہت جلد۔۔۔ سیٹل ہونے کی دیر ہے۔"

وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تم بندے بھیجنے شروع کرو۔"

اس نے کہا۔

"پاکستانی فورس بہت شاطر زرا سنبھل کر۔"

دوسری جانب سے تنبیہہ کی گئی۔

"ٹھیک ہے، پیمنٹ بھیجو۔۔۔کام شروع ہو جائے گا۔"

اس نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"ٹھیک ہے۔"

دوری جانب سے کال منقطع ہو گئی۔

"جلد ہی میرا کام شروع ہو جائے گا، رشی تم نے مجھے آسانی دے دی۔"

وہ ہنسا تھا۔

❤❤❤

New Era Magazine

دونوں نے پیکنگ کی اور نکل گیے۔

"تمہیں یقین ہے بابا مجھے اپنا لیں گے۔"

اریش نے اسکی نقاب سے جھلکتی آنھوں کو دیکھا۔

"دھتکارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

رشی پر یقین لہجے میں بولی۔

"دیکھ لو۔"

اریش پر یقین نہیں تھا۔

رشی نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

❤❤❤

میجر کیٹ وہاں پہنچی تو ایک محلہ تھا۔

مطلوبہ گھر تک پہنچی۔

اندر آجاؤ۔"

میسج ملا تو وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتی اندر چلی گئی۔

دو کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر، جس کے آگے برآمدے بنے ہوئے تھے، ایک جانب کچن اور دوسری جانب واش روم اور ساتھ گیٹ تھا۔

وہ شش و پنج میں مبتلا تھی۔

جب سامنے سے رشی چلتی ہوئی نکلی۔

New Era Magazine

میجر کیٹ کے بھنویں تن گئیں۔

"تم نے مجھے بلایا۔؟"

میجر کیٹ مشتعل ہوئی۔

"جی۔"

رشی سینے پر ہاتھ باندھے اسکے پاس چلی آئی۔

"کہاں ہیں میرے بابا۔؟"

میجر کیٹ نے اسکے عقب میں دیکھا۔

اریش چلتا ہوا آرہا تھا۔

میجر کیٹ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"کیسی ہو امت النسا۔"

وہ جیبوں میں ہاتھ گھسائے اسکے پاس آیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟"

میجر کیٹ نے سوالیہ انداز میں اسکی طرف دیکھا۔

"رشی لے کر آئی ہے۔"

اریش نے لاعلمی سے شانے اچکائے۔

"آجاؤ۔"

رشی مڑ گئی۔

New Era Magazine

اریش نے گہری نظروں سے امت النسا کو دیکھا۔

نفرت کا ابال سا اٹھنے لگا۔

میجر کیٹ عرف امت النسا نے رشی کی تقلید میں قدم اٹھائے۔

بیڈ پر عشرت اور شاہنواز ناسمجھی سے رشی کو دیکھ رہے تھے، جو انہیں کچھ بتا نہیں رہی تھی۔

"بابا۔۔۔"

رشی نے شاہنواز کو پکارا جو میجر کیٹ کو یک ٹک آنکھیں پھیلائے دیکھ رہے تھے۔

"یہ امت النسا ہے اور یہ اریش ہے۔"

رشی نے انہیں بتایا۔

شاہنواز نے بھرائی آنکھوں سے دونوں کو دیکھا۔

"میرے بچے۔"

وہ والہانہ انداز میں انکی طرف بڑھے۔

"رکیے۔"

میجر کیٹ سختی سے بولی۔

"بابا۔"

اریش آگے بڑھ کے انکے گلے لگ گیا۔

"میرا بچہ۔"

وہ اسے چومتے ہوئے رو رہے تھے۔

عشرت بیگم تحیر سے سارے منظر کو دیکھ رہیں تھیں۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔"

وہ امت النساکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔

"میں کیسے مان لوں یہ میرے بابا ہیں۔"

میجر کیٹ کا رخ رشی کی جانب ہوا۔

"امت النسا تمہیں یقین دلانے کو ماما نہیں آئیں گی۔"

اریش نرمی سے بولا۔

"آپ بیٹھیے بابا، اسکا دماغ الٹا ہے۔"

اریش نے شاہنواز کو بیڈ پہ بٹھایا۔

"میں نے زیب کو بہت ڈھونڈا، وہ مجھے نہیں ملی۔"

وہ امت النسااور اریش سے مخاطب تھے۔

"مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں بابا، ہر کام کا وقت طے ہوتا ہے۔"

وہ ان کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

"کیوں چھوڑا تھا میری ماما کو۔"

میجر کیٹ سختی سے بولتی انکی طرف بڑھی۔

"چھوڑا نہیں تھا بیٹا، بس پہنچنے میں تاخیر ہو گئی۔"

وہ سر جھکائے روتے ہوئے بولے۔

New Era Magazine

''میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی، میری مما کی زندگی برباد کی ہے آپ نے۔''

وہ بھیگی آنکھوں سے پھٹ پڑی تھی۔

''امت النسا۔''

اریش نے جھڑکا۔

''یو جسٹ شٹ یور ماؤ تھ۔''

میجر کیٹ شعلہ بار آنکھوں سے اریش کو گھورتی غرائی۔

''میرے سامنے ٹسوے بہا کر آپ مجھے موم نہیں کر سکتے۔''

اسکا رخ شاہنواز کی جانب تھا۔

''تم آرام سے بھی بات کر سکتی ہو۔''

رشی نے سنجیدگی سے ٹوکا۔

''آرام سے۔۔۔۔کیا واقعی یہ اس قابل ہیں۔''

میجر کیٹ پھنکاری۔

شاہنواز جھکے سر سے ہچکیاں لے رہے تھے۔

''رشی یہ سب کیا ہے۔؟''

عشرت بولیں۔

''بعد میں سمجھا دوں گی۔''

رشی نرمی سے بولی۔

New Era Magazine

"آپ کے شوہر نے میری مما کے ساتھ ناجائز تعلقات بنائے، شادی کا جھانسا دے کر غائب ہو گئے۔"

میجر کیٹ زہر اگل رہی تھی۔

"میری مما کو بد کردار بنا دیا، جب ساتھ دینے کا وقت تھا، بھاگ نکلے، اب کہانیاں گھڑ رہے ہیں۔"

وہ بھڑک کے بولی۔

"بکواس بند کرو۔"

اریش نے اسے تھپڑ دے مارا۔

"اریش۔"

رشی نے اسے پیچھے کھینچا۔

"ہاؤ ڈیر یو۔"

میجر کیٹ اسپہ جھپٹ پڑی۔

شاہنواز اور عشرت حیرت سے گنگ انہیں گتھم گتھا دیکھ رہے تھے۔

"اریش چھوڑو۔۔۔۔"

رشی دونوں کے بیچ آئی۔

"پاگل ہو تم، بہن پر کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے۔"

رشی نے اریش کو پیچھے دھکیلا۔

New Era Magazine

"کب سے بکواس سن رہا ہوں اسکی۔"

اریش مشتعل ہو رہا تھا۔

"وہ غصے میں ہے۔"

رشی نے اریش کو جھڑکا۔

میجر کیٹ تن فن کرتی نکل گئی۔

"تم سے اس سب کی امید نہیں تھی۔"

رشی نے افسوس سے دیکھا۔

میجر کیٹ جا چکیں تھیں۔

"ہم منالیں گے اسے بابا۔"

رشی انکے پاس بیٹھی۔

"جو میں ساری زندگی نا کر پایا، میری بیٹی نے کر دیا۔"

وہ رشی کو سینے سے لگائے رو دیے

"میں آپ کو دکھی نہیں دیکھ سکتی۔"

وہ ان سے لپٹتے ہوئے محبت سے بولی۔

"اشاہنواز۔۔۔یہ سب کیا ہے۔؟"

عشرت کا رخ شاہنواز کی طرف تھا۔

New Era Magazine

"عشرت۔۔۔۔۔زیب میری پہلی محبت تھی،اور میری غلطی کہ میں اس محبت کا مان نہیں رکھ پایا۔"۔

شاہنواز گلو گیر لہجے میں بول رہے تھے۔

اریش لب سیے انہیں سن رہا تھا۔

اریش اب آپکے پاس رہے گا بابا۔"

رشی نے خوشخبری سنائی، گو کہ اداسی نے ڈیرے آن جمائے تھے۔

وہ اٹھ کے باہر نکل گئی۔

❤❤❤❤

میرے بابا اس سے اٹیچ ہو جائیں گے، یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔"

وہ تمس سے بولی۔

"تم ایک ایجنیٹ ہو، مت بھولا کرو۔"

کر خنگی سے بولتے وہ نکل گئے۔

رشی سر تھام کے رہ گئی۔

"بہت بڑی غلطی کر دی حقیقت سے پردہ اٹھا کر۔"

وہ لوہے کی جالی کو زور سے پکڑے بولی۔

"بابا کو کبھی حقیقت پتہ نا چلے۔"

وہ اداسی سے بولی۔

New Era Magazine

❤❤❤❤

"ہاں۔۔۔کیا بات ہے۔"

وہ ناگواری سے کال ریسیو کرتے ہوئے بولا۔

"تم حملے کرواؤ گے یا نہیں۔"

دوسری جانب سے زرا مشتعل ہو کر کہا گیا۔

"ایک ہی دن میں ہر جگہ دھماکے ہونگے، آرمی پولیس کچھ بھی نہیں کر سکے گی۔"

وہ اپنا پلان بتانے لگا۔

"ایران کی طرح ہوا تو ایک پیسہ نہیں ملے گا تمہیں۔"

وارننگ دی گئی۔

"جس دن بمب فٹ کروں گا، تم آجانا پاکستان۔۔۔۔اپنی آنکھوں سے خون کی ہولی دیکھ لینا۔"

اریش چمکتی آنکھوں سے بولا۔

"پاک آرمی ہماری تاک میں ہوتی ہے۔"

دوری طرف زرا مدھم لہجے میں کہا گیا۔

"بے وقوف آرمی ہے، ان ہی کی ایجینٹ کو بے وقوف بنا کر یہاں تک پہنچ گیا ہوں۔"

اریش قہقہہ لگا کر ہنسا۔

”دھیان سے اگر یہ انکی پلیننگ ہوئی تو بہت برے پھنسو گے۔، بلکہ جان سے جاؤ گے۔“

دوسری طرف سے بولا گیا۔

”تم را کے ایجنٹ ہو کے اتنے ڈرپوک ہو۔“

اریش نے سر جھٹک کے کہا۔

”جب آرمی کے ہاتھ لگے پھر بتاؤں گا۔“

وہ ناگواری سے بولتا کال کاٹ گیا۔

اریش نے سب کو اپنے کانٹیکٹ میں کیا اور چبیس تاریخ فائنل بتا دی۔

وہ بمب بنانے لگا۔

لاہور کے ہر گیٹ پر بمب نصب کرنا تھا۔

”رشی تم نے بھروسہ کر کے اچھا نہیں کیا، میں نے کبھی امت النسا کو بہن نہیں مانا، تو تمھیں کیا مانوں گا۔“

وہ استہزایہ ہنسا۔

❤❤❤

”میجر کیٹ آپ ایک بار بابا سے مل لیں پلیز۔“

رشی اسکے سامنے آتے ہوئے بولی۔

”کیوں۔۔۔؟“

میجر کیٹ سختی سے بے تاثر چہرہ لیے اسکی طرف بڑھی۔

”کیونکہ وہ آپ کے لیے بہت غمگیں رہنے لگے ہیں۔“

رشی نرمی سے بولی۔

”جو غم میری ماں نے جھیلے۔۔۔ان کا حساب کون دے گا۔“

وہ حلق کے بل چلائی۔

”میرے خیال میں یہ بابااور زیب مما کا معاملہ۔۔۔تمہیں مما کی سزا بابا کو نہیں دینی چاہیے۔“

رشی نارمل لہجے میں بولی۔

”ہم نے لوگوں کی باتیں سنی ہیں،انکی نظروں کے تیز دھار نشتر سہے ہیں،تم تو آرام سے نارمل زندگی جیتی آئی ہو تب ہی لیکچر جھاڑ رہی ہو۔“

وہ کر ختگی سے بولتی رخ موڑ گئی۔

”اب تو تم باباکا ساتھ رہ کر نارمل زندگی جی سکتی ہو نا،اور اگر تم لوگ سکون میں نہیں رہے تو بابا بھی ساری عمر تم لوگوں کے لے ترسے ہیں۔“

رشی اسکے سامنے آتے ہوئے بولی۔

”تمہارے پاس وہ سب ہے جو تم نے چاہا۔“

کیٹ مدھم لہجے میں بولی۔

”مجھے باباکی ضرورت تھی تب باباتمہارے پاس تھے،مجھے ارمان سے محبت ہوئی اسے بھی تم نے چھین لیا۔“

میجر کیٹ آہستگی سے بولی۔

رشی کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

''تم ارمان سے۔۔۔۔''

رشی سر تھام کے رہ گئی۔

''میری زندگی میں آنے والے ہر مرد کو تم نے چھینا ہے۔''

میجر کیٹ کی ہوٹل میں کہی گئی بات کی بازگشت سنائی دی۔

''میں نے ارمان سے محبت نہیں کی تھی،انہوں نے پہلے مجھ سے محبت کی تھی امت النسا۔''

وہ صفائی دینے لگی۔

''نہیں محبت تو چھوڑ دو اب۔''

میجر کیٹ خود غرضی سے بولی۔

''اب کیسے ممکن ہے۔''

رشی بے چارگی سے بولی۔

''تو پھر بھول جاؤ میں کبھی بابا کے پاس جاؤں گی۔''

میجر کیٹ وہاں سے چلی گئی۔

''اف رشتوں کو جوڑتے میں کہاں پھنس گئی ہوں۔''۔وہ بے بسی سے بولی۔

''امت النسا ارمان سے محبت کرتی ہے۔''

اسکا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔

New Era Magazine

"میں ارمان کو اس کے لیے چھوڑ پاؤ ں گی کیا۔؟"

دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کے مسلا ہو۔

وہ بھیگی آنکھوں سے اٹھ گئی۔

❤️❤️❤️

وہ اس وقت سکرین پر چلنے والے مناظر دیکھ رہے تھے۔

"پلان سی از اباؤٹ ٹو کمپلیٹ۔۔۔۔"

کرنل سر پر سوچ انداز میں بولے۔

"دستے تیار کرو۔"

میجر حارب سے مخاطب ہوئے۔

"یس سر۔"

وہ سیلوٹ کرتے کمرے سے نکل گئے۔

"میجر ارمان ملک۔۔۔آپ کی محنت اس مشن کو کامیابی کے مراحل پر لے آئی ہے، ہمیں کتنا جانی نقصان ہو سکتا ہے، علم نہیں۔"

وہ چند لمحوں کے لیے رکے۔

"لیکن کامیابی ہر حال میں ہمارے مقدر میں ہونی چاہیے۔"

کرنل سر سنجیدگی سے بولے۔

"ان شااللہ سر۔"

New Era Magazine

میجر ارمان پر یقین لہجے میں بولے۔

''کل وہ دن ہے جب دشمن ہماری گرفت میں ہونگے۔''

میجر ارمان جزبے سے سرشار سوچ سکا۔

❤️❤️❤️❤️

''ہم کل مشن پر نکل رہے ہیں منہا، دعا کرنا ہمیں کامیابی نصیب ہو، اور شہادت بھی۔''

عاصم جزبے سے سرشار بول رہا تھا۔

منہا کے دل کو کچھ ہوا۔

''اگر کامیابی سے لوٹے تو، شادی کر لوں گا، ورنہ میرے انتظار مت کرنا پھر۔''

وہ سر جھکائے بول رہا تھا۔

منہا نے ایک گہری نظر اسکے جھکے چہرے پر ڈالی۔

''انشااللہ آپ کامیاب ہی لوٹیں گے۔''

وہ آہستگی سے بولی۔

''منہا۔''

عاصم نے محبت سے پکارا۔

منہا نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔

''کیا تم نے مجھے معاف کر دیا۔''

انداز سوالیہ تھا۔

New Era Magazine

"آپ کو کیا لگتا ہے۔"

منہا نے ہاتھ سینے پر باندھے الٹا سوال داغا۔

"کبھی کبھی لگتا ہے کر دیا ہے، جب تمہارا الیاد یا انداز دیکھتا ہوں تو الجھ جاتا ہوں۔"

عاصم نے صاف گوئی سے کہا۔

منہا ہنس دی۔

"کامیاب لوٹے تو بتا دوں گی۔"

وہ سکارف ٹھیک کرتی جانے کے لیے اٹھی۔

"اگر نا لوٹا تو۔"

عاصم نے اٹھتے ہوئے بولا۔

"تو معاف کر دوں گی۔"

وہ تپا دینے والے مسکراہٹ سے بولی۔

"مطلب معافی کے لیے شہادت پانی ہو گی۔"

عاصم بالوں مں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"سودا برا نہیں ہے۔"

وہ ہنسا۔

منہا جا چکی تھی۔

❤❤❤

New Era Magazine

چھبیس تاریخ کی صبح روشن ہوئی۔

میجر ارمان تیاری کر رہا تھا۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

قسمت نے اسے دکھ بھری نظروں سے دیکھا، وہ آج لٹنے جا رہا تھا، سب سے قیمتی چیز کھونے جا رہا تھا۔

لیکن ان فوجیوں کو پرواہ نہیں ہوتی کسی قیمتی شے کے کھو دینے کی، وہ دل جو دکھا ہے نا بہت پہلے اپنے وجود سے جدا کر دیتے ہیں، اس دل کی جگہ سنگ رکھ لیتے ہیں، جنہیں احساس ہوتا ہے اور تکلیف محسوس کرنا ہوتی ہے پر ظاہر نہیں کرنا ہوتی۔

وہ تیاری مکمل کیے ایئر پیس کان میں اڑسے کوارٹر سے نکلا۔

"سر ایم آن داوے"

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا بیس تک آیا۔

جہاں فوجی دستہ تیار کھڑا تھا۔

دستے کو ہدایات دیے وہ سولہ نوجوانوں کو لیے سر پر کفن باندھے چٹان جیسے ہمت اور حوصلے سے نکلے۔

پوری فورس لاہور شہر میں پھیل گئی تھی۔

❤❤❤

"تم آ رہے ہو یا نہیں۔"

اریش نے را ایجینٹ کو کال کی۔

''آرہاہوں لائیو ٹیلی کاسٹ جو دیکھنی ہے،اسکے بعد میری پرموشن کنفرم جو ہے۔''

اینجٹ مزے سے بولا۔

''بمب گرانے لازمی ہیں،تم ویسے بھی اپناکام کر سکتے ہو۔''۔اریش نے مشورہ دیا۔

''پاک آرمی کی چار آنکھیں ہیں،اپنی عوام میں مصروف ہو گی تب ہی سیکرٹس چرا سکیں گے۔''

وہ بے دھیانی میں سب بول گیا۔

اریش استہزایہ ہنسااور فون بند کر دیا۔

اریش نے سکرین پر لاہور کے سارے گیٹس کی فوٹیج آن کی۔

''سب نارمل ہے،ابھی پاکستان میں بُھم ہوگااور ماتم بچھ جائے گا۔''

وہ شیطانیت سے ہنسا۔

''انہی لوگوں نے زندگی اجیرن کی تھی،ناجائز کہا تھا۔''

وہ کرختگی سے انگلیاں مسلتے بولا۔

''بھون کے رکھ دوں گا،عزت کے ان نام نہادوں کو۔''

وہ خود ہی بڑبڑا رہا تھا۔

''ہاں دس بجے تک میرے اوکے کرنے پر سب نے ایک ہی وقت میں ٹائم سیٹ کرنا ہے۔''

وہ فون سب کے ایرپیں ڈیوائسز سے کنیکٹ کرتے ہوئے بولا۔

ساڑھے نو تک ایجنٹ اسکے پاس تھا۔

''ہم ریڈی ہیں، ساڑھے دس تک ہیڈ آفس خالی ہو گا، حملہ بول دینا۔''۔ را ایجنٹ نے کسی کو ہدایت دیں اور فون رکھ کے سکرین دیکھنے لگا۔

''باہر کی سیکورٹی ٹائیٹ ہے نا۔''

ایجنٹ نے پوچھا۔

اریش نے سارے کیمرے آن کر کے دیکھے۔

چھوٹے سے گھر میں تیس چالیس کے قریب آدمی ہتھیاروں سے لیس کھڑے تھے۔

''ہیلو رشی۔۔۔۔کم ہیر۔۔۔۔تمہیں کچھ دکھانا ہے۔''

اریش نے کال کی اور ایڈریس سینٹ کیا۔

''ہو از شی۔''

را اینجٹ نے ناگواری سے پوچھا۔

''پاک آرمی کی غدار آفیسر۔''

اریش نفرت سے بولا۔

''اوہ آئی سی۔''

ایجنٹ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلتے ڈھلتے سکڑ گیے۔

''آر یو کریزی۔۔۔۔پاک آرمی کے آفیسر کبھی غدار نہیں ہوتے۔''

وہ اسکی طرف مڑ کے پریشانی سے بولا۔

''ہوتے ہیں، ابھی دیکھ لینا۔''

اریش مسکراتے ہوئے بولا۔

پندرہ منٹ میں رشی اسکے پاس پہنچ گئی۔

"اسے اندر آنے دو۔"

کیمرے سے رشی کو دیکھتے اریش نے گارڈ نما آدمی کو کہا۔

اس نے رشی کو اندر آنے دیا۔

"کیا ہے۔"

رشی سنجیدگی سے بولی۔

"یہ دیکھو۔۔۔۔پاکستان کا تاریخی شہر اڑنے والا ہے۔"

اریش استہزایہ ہنسا۔

"تم نے غداری کر کے اچھا نہیں کیا اریش۔"

رشی اسے گریبان سے پکڑ کے پھنکاری۔

"تم نے بھی تو کی ہے اور مجھے پیسے سے پیار ہے اس ملک کے لوگوں سے نہیں۔" وہ خود کو چھڑاتا ہوا غرایا۔

"تمہیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے۔"

وہ اسکی طرف بڑھا۔

❤❤❤

New Era Magazine

”میجر ارمان آر یو ریڈی۔“

ہیڈ آفس میں میجر ز اور کرنلز بیٹھے ہوئے تھے۔

”یس سر۔“

میجر ارمان کی مضبوط آواز گونجی۔

”اوکے ایوری ون ریڈی،ان کے ٹائم سیٹ کرنے سے پہلے بمب اٹھانے ہونگے۔“

میجر ز ہدایات دے رہے تھے۔

”سر لیفٹیننٹ رشی اندر جارہی ہیں۔“

ارمان حیرت سے بولا۔

”رک جاؤ ابھی۔“

کرنل سر نے کہا۔

”لیفٹیننٹ رشی کی ڈیوائس کنیکٹ کریں۔

”ہم پاکستانی کبھی اپنے ملک سے غداری نہیں کرتے۔“

رشی غرائی تھی۔

”میجر ارمان اٹیک۔“

کرنل سر نے کہا تو میجر ارمان آگے بڑھے اور وہ چھوٹا سا گھر گولیوں سے گونج اٹھا۔

”تم نے مجھے دھوکا دیا۔“

وہ رشی پر جھپٹا۔

رشی ایک ٹرینڈ آفیسر تھی۔

دونوں سے جھگڑ رہی تھی۔

"میجر ارمان گوان۔۔۔۔راستے میں کوئی بھی نہیں ہے۔"

میجر نے ہدایت دی۔

میجر ارمان سیدھا کمرے تک جا پہنچا۔

وہاں بہت کم آدمی تھے۔

جنہیں جلد ہی ٹھکانے لگا دیا گیا۔

"سٹاپ۔"

میجر ارمان نے فائر کیا۔

اریش نے گن رشی کی کنپٹی پر رکھ دی۔

میجر ارمان نے ایجنٹ کو گرفت میں لے لیا۔

"میں اسے اڑا دوں گا۔"

اریش شعلہ بار لہجے میں بولا۔

"میجر بینک NOCلاکر نمبر 54."

رشی نے کہا۔

باہر سے گولیوں کی آواز آنے لگی۔

"تم بچ نہیں سکو گے۔"

New Era Magazine

میجر ارمان آگے بڑھنے لگا۔

"تمہاری محبوب بیوی بھی نہیں بچ سکے گی۔"

اریش نے رشی کو جھنجھوڑا۔

رشی نے آنکھیں بند کیں۔

"تو اب چھوڑ دو ارمان کو۔"

میجر کیٹ کی باز گشت سنائی دی۔

وہ اس کمرے میں فائر نہیں کر سکتے تھے، وہاں گرنیڈز اور بارود پڑا تھا۔

رشی نے پھرتی سے اسکی ٹانگ میں ٹانگ اڑکائی اور گرادیا۔اریش نے گرتے ہوئے ارمان کی طرف دو فائر کیے لیفٹیننٹ رشی بھاگ کے ارمان کے آگے آگئی، فائر اسکے دل کو چیرتے نکل گئے۔

"اوہ نو۔"

سکرین پر دیکھتے آفیسرز نے افسردگی سے دیکھا۔

میجر ارمان نے اسے جادبوچا۔

کیپٹنز نے رشی کو خون میں لت پت اٹھایا اور گاڑی کی طرف بھاگے۔

ارمان اسے دبوچ چکا تھا۔

"سر سارے بمبرز ہمارے قبضے میں ہیں۔"

میجر حارب کی آواز ابھری۔

"گڈ۔"

میجر ارمان باہر نکلا تو گولیوں کی تڑتڑاہٹ نے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

"میجر ہری اپ نکلو وہاں سے۔"

کرنل سر نے کہا۔

مقابلہ زوروں پر تھا۔

اچانک دھماکہ ہوا اور آرمی آفیسرز ہوا میں اڑتے زمین پر جا گرے۔

حملہ آورں میں زیادہ تعداد ہندستانیوں کی تھی۔

زخمی نوجوانوں کو گاڑی میں ڈالے ہاسپٹل پہنچایا۔

"سر کیا ہم جیت گیے۔"

میجر ارمان کے چہرے پر دھیویں کی کالک تھی۔

"ہاں ہم جیت گیے، پورا انڈین نیٹ ورک ہمارے قبضے میں ہے۔"۔

کرنل صاحب بولے۔

ارمان سر جھکا گیا۔

"بی بریو۔"

کرنل سر نے تھپکی دی اور پریس کانفرنس کے لیے چلے گیے۔

ارمان ڈھے سا گیا۔

New Era Magazine

خاکی وردیوں میں ملبوس فوجی اپنے مخصوص انداز میں محلے میں داخل ہوئے۔

چار فوجیوں کے کندھوں پر دھرا تابوت سبز حلالی پرچم میں لپٹا ہوا تھا۔

گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے محلے والے اپنے گھروں سے نکل آئے۔

شاہنواز صاحب باہر نکلے۔

میجر ارمان نے تابوت کندھے سے اتار کر ان کے آگے رکھ دیا۔

وہ آنکھیں بند کیے نفی میں سر ہلانے لگے۔

میجر کیٹ نے انہیں آگے بڑھ کے گلے لگا لیا۔

سفید داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔

میجر ارمان ضبط کی آخری حدوں پر تھے۔

اپنے ہاتھوں سے رشی کا یونیفارم عشرت بیگم کو تھمایا۔

ہر آنکھ اشکبار تھی۔

میجر ارمان کی آنکھیں بہہ نکلیں۔

سب اسکی ہمت اور حوصلے کو داد دے رہے تھے۔

کچھ لمحوں بعد جنازہ پڑھایا گیا، جس میں کثیر تعداد میں فوجی شامل تھے۔

عشرت بیگم سنبھالے نا سنبھل رہیں تھیں۔

میجر کیٹ ان کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

اسے رشی کا آخری بھیجا جانے والا خط موصول اسکی شہادت کے بعد موصول ہوا تھا۔

گھر میں خاموش ماتم چل رہا تھا۔

میجر ارمان نے اسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

آنسو گر گر کر مٹی میں جذب ہو رہے تھے۔

"تم جیسے گدھے کو آرمی میں میجر کا رینک کس نے دے دیا۔"

رشی کی باز گشت اسے کمزور کر رہی تھی۔

قبر میں اتارنے کے بعد سبز حلالی پرچم اسکی قبر پر گاڑھ دیا گیا۔

میجر ارمان کا ضبط ٹوٹ گیا۔

وہ قبر پر سر گرائے پھوٹ پھوٹ کے رویا۔

"میجر۔"

میجر حارب آگے بڑھنے لگے تھے جب کرنل سر نے بہتی آنکھوں سے روک لیا اور واپسی کے لیے قدم بڑھا لیے۔

"میں نے چار ماہ دس دن کی دوری کے ہر لمحے کی ازیت کے بعد تمہاری قربت کی خواہش کی تھی، جو میری آنیتوں کے بوجھ کو کم کر دیتی تھی۔"

وہ خاموش لبوں سے شکوہ کناں تھا۔

"میں کس کا منتظر رہوں گا اب۔"

ہچکیوں نے سسکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"میری متاع حیات تھی تم۔"

New Era Magazine

وہ قبر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

''میں خفا ہوں تم سے، ملے بغیر، باتیں شکوے کیے بغیر مجھے دائمی انتظار کی سولی پر لٹکائے تم بے وفا ہو گئی۔''

میجر ارمان کے چٹانوں کے سے حوصلے ٹوٹے تو وہ چاروں شانے چت ہو گیا۔

''مجھے یقین تھا تم لوٹ آؤ گی، تم نے میرا یقین توڑ دیا۔''

وہ واقعی خفا لگ رہا تھا۔

''تم بے وفا ہو رشی۔''

وہ سر دوبارہ قبر پر گرائے بلکنے لگا۔

جن سے محبت ہو جائے، ان کا یوں چلے جانا، محب کو ہر پل کند چھری سے اندر سے اس طرح چیرتا ہے کہ چیخ چیخ کر تکلف عیاں کرنے کو دل چاہتا ہے۔

''محبت فرض ہے تم پر۔

وفا کا قرض ہے تم پر۔''

وہ آہستگی سے بڑبڑایا تھا۔

گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا، ہاتھ بے بسی سے گود میں دھرے، تو کبھی قطر کی مٹی کو چھوتے، وجیہہ چہرے پر کھو دینے کا دکھ تکلیف اذیت اور شدید کرب جھلک رہا تھا۔

New Era Magazine

"صبر کرو بیٹا۔"

شاہنواز نے اسکے کندھے پر ہاتھ دھرا۔

"صبر کیسے کرلوں ابو، ابھی تو زندگی شروع بھی نہیں کی تھی ہم نے۔"

وہ ان کے کندھے پر سر رکھ گیا۔

"مرد روتے اچھے نہیں لگتے، تم تو پھر ایک میجر ہو۔"

انہوں نے سینے سے لگائے تسلی دی۔

ارمان کے آنسو تھمنے لگے۔

"اریش پتہ نہیں کہاں رہ گیا ہے، بہن کے جنازے پر بھی نہیں آیا۔"

شاہنواز اسے قبرستان سے لیے نکل رہے تھے، جب افسردگی سے بڑبڑائے۔

میجر ارمان کے قدم لڑکھڑانے لگے۔

زبان تالو سے جا لگی تھی۔

اسے بے اختیار وہ دن یاد آیا۔

"سر میرے بابا کو کبھی پتہ نا چلے اریش ایک ٹیررسٹ تھا۔"

رشی کی پریشان سی آواز ایرپیس سے اسکی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

"بینک NOC کے لاکر نمبر 54 میں کیا ہے۔"

ارمان کو رشی کا بتایا گیا لاکر یاد آیا۔

گھر پہنچے تو عشرت بیگم کوثر کے گلے لگ کے رو رہیں تھیں۔

ارمان نے دونوں کو گلے لگایا۔

"اس کے لیے دعا کیجیے بس۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولا۔

وہ دونوں کو ساتھ لگائے بہتی آنکھوں سے چپ ہو گیا۔

وہ بے حس زمانے کی ریت، مہمان کھانا کھا کے رخصت ہو گئے۔

گھر میں صرف وہی رہ گئے تھے۔

"مجھے کل یہ خط موصول ہوا تھا۔"

شاہنواز نے رشی کا بھیجا گیا خط ارمان کو تھمایا۔

"السلام وعلیکم باباجان۔۔

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے، میں نے آپ کے لیے امت النسا کو منانے کی کوشش کی ہے باباجان وہ مان گئی ہے، کل آپ سے ملنے ضرور آئے گی میرا آپ سے وعدہ ہے۔

باباجان اگر میں نا رہوں تو امت النسا کی شادی ارمان سے کر دیجیے گا، مجھے امید ہے ارمان مان جائے گا۔

اپنا خیال رکھیے گا اور امی جان کا بھی۔

آپکی بیٹی۔

رشیکا التنسا۔

New Era Magazine

امت النسا کا سر جھک گیا۔

”رشی تم نے میرے لیے۔۔۔۔۔۔“

دو آنسو لڑھک کے اسکے رخسار بھگو گئے۔

ارمان نے بہتی آنکھوں سے خط واپس تھمایا اور باہر چلا گیا۔

اسکا رخ این او سی بینک کی جانب تھا۔

”لاکر نمبر 54 دیکھنا ہے۔“

ارمان جیبوں میں ہاتھ ڈالے سنجیدگی سے بولا۔

”میجر ارمان ملک۔“

مینجر نے تصدیق چاہی۔

ارمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

منیجر لاکر کھولے ایک طرف ہو گیا۔

دراز میں ایک خط پڑا تھا۔

ارمان نے دھڑکتے دل کے ساتھ خط پکڑا اور لاکر بند کے بینک سے نکل آیا۔

اسکا رخ پارک کی جانب تھا۔

بنچ پر بیٹھے اسنے خط کھولا۔

”السلام و علیکم جان من۔

New Era Magazine

مجھے یقین ہے آپ یہ خط ضرور پڑھیں گے، چار ماہ نو دن ہو گیے آپ کو دیکھے ہوئے، ان چاہ ماہ میں آپ ہر پل ہر لمحہ یاد آئے، مجھے افسوس بھی ہوا کیوں آرمی جوائن کی پر اب دل میں ایک انوکھی خواہش پنپنے لگی ہے، آپ سے زیادہ اس ملک سے محبت ہو گئی ہے اسلیے شہادت کی خواہش شدت اختیار کرنے لگی۔

لیکن شہادت سے قبل آپ کو دیکھنے کی شدت سے خواہش ہے، ارمان مجھے آج آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ کو قسم ہے آپ میری بات کا مان رکھیں گے۔

میجر کیٹ عرف امت النسا میری بہن ہے اور آپ سے بے تحاشا محبت کرتی ہے، یہ بات صرف وہ جانتی ہے یا میں۔۔۔۔۔میری شہادت کے بعد آپ اسے ضرور اپنائیں گے، صرف میرے لیے۔

یہ میری خواہش بھی ہے اور آپ پر حکم بھی۔۔۔۔۔۔۔

چار ماہ نو دن کے اس طویل مدت انتظار کے بعد میں آپ سے اپنی خواہش کا بھرم رکھے جانے کی امید رکھتی ہوں ارمان۔۔۔۔

اور مجھے آپ سے محبت نہیں، عشق ہو گیا ہے پر کیا کروں وطن کی محبت آپ پر سبقت لے گئی ہے۔

مجھے امید ہے اور امید بھرا یقین ہے آپ مجھے دکھی نہیں کریں گے، اسے میری آخری خواہش سمجھ لیں۔"

New Era Magazine

آپ کی اور صرف آپکی

رشی۔

خط پڑھتے ارمان کی آنکھیں بھیگ چکیں تھیں۔

"دو خطوں میں ایک ہی بات کیوں لکھی اس نے، کیوں ایک ہی بات پر زور دیا ہے۔"

وہ الجھ کر بڑبڑایا۔

"میں تمہاری بات کا مان رکھوں کا لیکن ابھی دل مطمئن نہیں ہے رشو۔"

وہ ضبط سے بولا۔

پورا شہر اداسی کی تصویر بن گیا تھا۔

❤❤❤

میجر کیٹ اور ارمان دونوں چھٹیوں پر تھے۔

رشی کی قل خانی ہوئی اور شاہنواز نے کوثر سے امت النسا کی بات کی۔

"یہ تو ارمان ہی بتائے گا بھائی صاحب۔"

کوثر خاتون نے سر جھکا لیا۔

"رشی تم کتنی اچھی تھی، میں ہی تمہیں پہچان نا سکی۔"

میجر کیٹ بہتی آنکھوں سے سیڑھیاں چڑھ گئی۔

جینز کی جیب سے وہ طے شدہ خط نکالا جو اسے بھی کل ہی موصول ہوا تھا۔

New Era Magazine

''السلام و علیکم۔

امید ہے آپ خیریت سے ہو نگی۔آپ نے ارمان کو چھوڑ دینے کی شرط رکھی تھی،میں نے مان لی ہے وہ شرط۔۔۔۔۔میرے جیتے جی تو شاید یہ ممکن نا ہوتا۔۔۔کیونکہ ارمان میری محبت نہیں عشق ہیں،لیکن آپ کے لیے میں اپنا عشق قربان کرتی ہوں۔۔۔۔زندگی نے آپ سے خوشیاں چھینی ہے تو میں آپی جھولی میں اپنا ارمان ڈالتی ہوں۔۔۔۔۔آپ کا بھی زندگی پر خوشیوں پر پورا حق ہے،کل چھبیس تاریخ ہے اریش رانیٹ ورک کے ساتھ معاہدے میں ہے،وہ لاہور پر حملہ کریں گے اور اسکے بعد ہیڈ آفس پر تا کہ کچھ معمولات لے کر حساس رازوں تک پہنچ سکیں۔۔۔۔لیکن میں ایسا نہیں ہونے دوں گی،کل میری بھی آخری خواہش پوری ہو جائے گی اور آپکو بھی ارمان مل جائے گا۔۔۔مجھ سے خفا مت ہونا۔۔۔جو دو مرد قسمت نے آپ سے چھین کر میری جھولی میں ڈالے تھے نا میں آپ کو دونوں لوٹا رہی ہوں۔

آپکی بہن

رشیکا التنسا۔

میجر کیٹ منہ پر ہاتھ رکھے پھر سے رونے لگی۔

''ایم سوری رشی۔۔۔۔میں نے اس دن غصے میں بول دیا تھا۔''

وہ خود کو مجرم سمجھ رہی تھی۔

بے تاثر سخت چہرہ بے بس دکھائی دے رہا تھا۔

''امت النسا۔''

New Era Magazine

میجر ارمان نے پکارا۔

میجر کیٹ پلٹی۔

”آپ بھی اس کے لیے رو رہی ہیں نا جسکے لیے میں رو رہا ہوں۔“

میجر ارمان سر جھکائے بہتی آنکھوں سے بولا۔

میجر کیٹ چپ رہیں۔

”وہ تھی ہی ایسی کے اسکے لیے رویا جائے۔“

میجر ارمان اسکی شرارتیں یاد کرتے ہوئے بولے۔

”جاتے ہوئے بھی صرف دوسروں کا سوچا۔“

میجر ارمان نے اسکی طرف دیکھا۔

میجر کیٹ کا سر جھکا ہوا تھا۔

”رات گہری ہو رہی ہے جا کے سو جائیں۔“

ارمان اٹھتے ہوئے بولا۔

میجر کیٹ نے گردن موڑ کر دیکھا وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

عاصم اور منہا لوٹے تو جلد ہی انکی شادی رکھ دی گئی۔

ایک ہفتے میں وہ رشتہ ازدواج میں بندھ گئے۔

”کیا ہوا افسردہ کیوں ہو۔“

New Era Magazine

عاصم نے اسکے اترے چہرے کو دیکھا۔

"رشی ہر چیز میں مجھ سے سبقت لے گئی۔"

وہ افسردگی سے بولی۔

عاصم اسکی اداسی محسوس کر چکا تھا۔

"وہ ہمارا فخر ہیں۔"

عاصم نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ دھرا۔

"اداس مت ہو۔۔۔آنٹی پریشان ہو جائیں گی۔"۔

عاصم بولا تو اسنے سر ہلایا اور اسکے ساتھ باہر نکل آئی۔

رشی کے چہلم کے بعد ارمان نے سادگی سے امت النسا کے ساتھ نکاح کر لیا۔

"میں نے رشی کی خواہش کا مان رکھا ہے، ابھی دل سے کچھ بھی قبول نہیں کر پا رہا میں۔"

ارمان سر جھکائے بول رہا تھا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں میجر۔"۔

امت النسا سر جھکائے بولی۔

"امید ہے ہمارا ساتھ اچھا گزرے گا۔"۔

ارمان نے کہا اور اٹھ کر واش روم میں چلا گیا۔

میجر کیٹ نے گہری سانس لی اور بیڈ سے اتر کر دیوار گیر تصویر کے قریب آ گئی۔

"تم نے اچھا نہیں کیا رشی۔"

آنسو آنکھوں سے گرنے لگے۔

"میں احساس شرمندگی کے بوجھ تلے دب گئی ہوں۔"

وہ سر جھکائے رو رہی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں میجر۔" ارمان نے حیرت سے دیکھا۔

وہ چینج کر کے آچکا تھا۔

میجر کیٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

ارمان اسکی جگہ پر آ کھڑا ہوا۔

"کاش تم اتنی جلدی بے وفا نا ہوتی۔"

دکھ سے بولتا وہ ہاتھ سینے پر باندھے اسکی تصویر کو تکنے لگا۔

(ختم شد۔)

سیزن ٹو ول بی کمنگ سون۔۔۔۔میجر کیٹ اینڈ میجر ارمان اونلی۔

New Era Magazine

New Era Magazine

نوٹ

محبت فرض ہے تم پہ کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)